مجموعه مثنویات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

درین آوان چار باغ رنگین مشتمل بر شمائل و فضائل جناب افضل المرسلین اعنی

مجموعہ

مسدس بہ بیان ولادت و معجزات و معراج و وفات

باہتمام بندہ درگاہ احد قطب الدین احمد قادری لکھنوی

در مطبع مسمی … لکھنؤ واقع محلہ … طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیدن آوان چار باغ رنگین مشتمل بر شمائل و فضائل جناب افضل المرسلین اعنی

مجموعہ

مسدس بہ بیان ولادت و معجزات و معراج و وفات حضرت

باہتمام بندہ درگاہ احد قطب الدین احمد قادری لکھنوی

در مطبع نامی واقع محلہ لکھنؤ طبع دربر کشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس صبح کے مشتاق تھے ہم وہ سحر آئی
محبوب جو صورت تھی وہ پیش نظر آئی
ہان شاد ہون مومن کہ یہ تازہ خبر آئی
نزدیک سواری شہ بحر و بر آئی

اے پیک صبا کہدے یہ عالی گہرون سے
منظور تماشا ہو تو جلد آئین گہرون سے

ہمراہ سواری کے فرشتون کا پرا ہی
اور ساتھ رسولون کا رسالہ بھی جدا ہی
ہی پنجۂ قدرت جو علم جلوہ نما ہی
امت کی ہی بخشش یہ نقیبون کی صدا ہی

رحمت کدہ خالق قیوم سے آئے
غل ہی کہ شہنشاہ بڑی دھوم سے آئے

بازار کی زینت ہے منقش ہین دکانین
یہ تازہ بہارین ہین یہ ہین اور ہی شانین
لین آج مزے صلِ علےٰ کہکے زبانین
یہ نذر ہے سلطان کی کہ قربان ہین جانین

جنت ہوئی محفل قدمِ شاہِ عرب سے
ہان دور سے تسلیمین ہون مجرے ہون ادب سے

جو قصر کہ ہے منزلِ سلطان فلک جاہ
وہ بزم ولادت ہے کرو خلق کو آگاہ
دربار یہ عالی ہے تعلق ہے مِن اللہ
بھولین نہ کوئی رسمِ ادب بندۂ درگاہ

سجدے مین ذرا سر کو جھکاتے ہوے آئین
آنکھون کو سرِ راہ بچھاتے ہوے آئین

لازم ہے کمر مین ہو کمر بندِ عقیدت
آرائش سر طرۂ دستار ارادت
رومال دوشالے کی جگہ مہر و محبت
پیراہن پیارے بدن ذوقِ اطاعت

نقدِ دل و جان نذرِ شہِ کون و مکان ہو
سر پیشکشِ تاجِ سرِ ہر دو جہان ہو

لو مومنو اب بزمِ ولادت کا ہے سامان
آئے ہین ملک جمع ہین سب صاحبِ ایمان
اللہ ری بہارِ چمنِ رحمتِ یزدان
کم روضۂ رضوان سے نہین ہے یہ گلستان

اس بزم کی کیونکر نہ زمین رشکِ فلک ہو
اس وقت تو تم لوگ بھی قدسی ہو ملک ہو

نازل ہی عجب نور کہ پُر نور جہان ہی — ہی رحمِ خدا فیض سے معمور جہان ہی
جلوے سے تجلی کدہ طور جہان ہی — کلفت گئی تاریکیون سے دور جہان ہی

طالع اُفقِ قدس سے خورشید کرم ہی
جو ذرّہ ہی اب مشرقِ انوارِ قدم ہے

اوس شاہ کی آمد ہی جو ہی شاہِ دو عالم — وہ ماہ چمکتا ہی جو ہی نیّرِ اعظم
اوسکے قدم آتے ہین جو آدم سی ہی آدم — ہوتا ہی عیان نورِ خدا ہی جو مجسم

نقشِ قدم اوسکا ہی کلس گنبدِ دین پر
آئے ہین مَلک شوق زیارت سے زمین پر

ہو کفر گیا دین کو رونق ہوئی حاصل — اعجاز سے کیا سامری نکے ٹوٹ گئے دل
عالم مین حق آیا نرہا نام کو باطل — کیا راہ ہو گم خضر ہو جب رہبرِ کامل

اب ابرِ کرم گھر کے جو برسائیگا پانی
آتشکدے بجھ جائینگے پھر جائیگا پانی

یہ وہ ہی کہ موسیٰ درِ دولت کی ہین دربان — یہ وہ ہی کہ ہین زیرِ نگین جسکے سلیمان
کی نوح کی یاری تو مٹی شورشِ طوفان — جانبخشِ مسیحا ہین اسکے لبِ خندان

الیاس رہین کرم عام ہین اِسکے
خضر آب کشِ لشکرِ اسلام ہین اِسکے

یہ وہ ہی کہ یعقوبؑ کو یوسفؑ سے ملایا | ایوبؑ جو بیمار ہوے درد مٹایا
یونسؑ کو کبھی بطن سے ماہی کے چھڑایا | گہ آگ کے براہیمؑ کو آتش سے بچایا

بخشی الم قتل مین یحیٰیؑ کو تسلی
آرے کے تلے دی زکریاؑ کو تسلی

سیراب کیا آب سے اک جام سے لشکر | تھا ایک طبق جس سے بٹے خوان ابر
گردون پہ ہوئی رجعت خورشید منور | انگلی کے اشارے سے ہوا ماہ دو پیکر

اعجاز سے دی قوت رفتار حجر کو
کیا دوڑ کے آیا جو ہوا حکم شجر کو

سایے کا نہونا صفت مہر ہی ظاہر | پسینے کا نکلنا گر پاک سے باہر
بیٹھے نہ مگس جسم پہ کیا جسم تھا طاہر | کیا نور تھا ابتک ہین عیان جسکی مظاہر

گیسوے مبارک تھے شب قدر سے بڑھکر
ابرو بھی مہ نو تھے مگر بدر سے بڑھ کر

اعجاز تو حضرت کے زمانے مین ہین مشہور | لکھے جو ہزارون کوئی دفتر ہو محصور
لیکن متقاضی ہے یہ دل کچھ تو ہون مسطور | ظاہر ہی کہ یہ بزم محبون سے ہی معمور

حقا یہ حکایت نہین نعمت سے ہے تر ہی
مہمانون کی دعوت ہمین منظور نظر ہی

لکھا ہی کہ اک مرد عرب دور سی آیا / اور سیّد مرسل سے سخن لب پہ یہ لایا
ایمان کی دولت تو ملی ذائقہ پایا / قائم سر امّت پہ رہے آپکا سایا

منظور ہی دل کو کہ یقین اور سوا ہو
پھولے شجر معجزہ کوئی تو مزا ہو

حضرت نے کہا کہ تجھے جو بات ہو منظور / الله تو قادر ہی اگر بندہ ہی مجبور
کی عرض کہ حضرت وہ شجر ہی جو بہت دور / پاس آپکے آکر وہین پھر جائے بدستور

ظاہر ہی کہ یہہ نخل نہ حیوان نہ بشر ہی
رفتار درختون کی کرامت کا ثمر ہی

حضرت نے کہا دیر نکر خیر ابھی جا / لے نام مرا پاس مرے اوسکو بلا لا
وہ شاد ہوا سر پہ قدم رکھ کے جو پہنچا / اور اوسنے لیا نام شہ یثرب و بطحا

جھوما وہ شجر نام شہنشاہ عرب سے
جان آگئی مردے مین مسیحا کی طلب سے

آرام کہان تھا وہ جب درست ہوا خم / جڑ خاک مین جلتی تھی نکل آئی اوسی دم
ہمراہ اوسی کے وہ چلا صورت آدم / ہر برگ زبان شکر گزار شہ عالم

آیا مگر الله رے ادب سر کو جھکا کے
استادہ ہوا سامنے اعجاز نما کے

وہ مژدہ ہوا دیکھ کے یہ معجزہ شش در
تو بارہ پھر اگر دستۂ طوبیٰ و کوثر
معنی یہ ہین جسنے جو کہا اوسنے مکرر
کافی ہین پیمبر مجھے کافی ہین پیمبر

مالک ہین یہی کون کرامات نہین ہے
جنت کا دلانا انہین کچھ بات نہین ہے

اوس نخل نے جب حکم شہنشاہ کا پایا
آیا تھا جہان سے قدم اوس سمت اٹھایا
جسجا تھا وہین جاکے قدم اپنا جمایا
تمکین یہ ملی برگ ہوا نے نہ ہلایا

بوسہ مین جہا وسکے شہ لولاک کی پہونچی
پاتال مین جڑ اوس شجر پاک کی پہونچی

یہ معجزہ کیا اور سنو معجزہ دلجو
جھڑتا ہے قلم جو گرہیان صورت آہو
اڑتا ہے کہ ہے جوشش لائے شہ خوشخو
ہوتی ہے سیاہی بھی عیان مشک کی خوشبو

مضمون ہر اک شوخ ہے کیا حسن رقم ہے
قرطاس نہین مرتع آہوے حرم ہے

لکھا ہوا اک شوخ جو قصہ نظر آیا
ہمنے بھی قلم ہاتھ مین لکھنے کو اٹھایا
صیاد نے صحرا مین کہین جال بچھایا
اوس جال مین اک مادہ آہو کو پھنسایا

گلگشت کو دیسے نہ ہرنی ہرنے کی فضا مین
سب چوکڑیان بھول گئی پھنس کے بلا مین

ناگاہ ہوا آپکا صحرا مین گذارا — خوشبو سے ہوا دشت ختن دشت وہ سارا
جو نقشِ قدم تھا وہ زمین پر تھا ستارا — ہین دیدۂ آہو ہون یہ تھا اوسکا اشارا
ان ایک طرف مشک تھی گیسوی رسا بھی
اصحاب بھی ہمراہ تھے اور شیر خدا بھی

ہرنی نے جو دیکھا تن بیجان مین پڑی جان — چلا کہ پکارے کہ ہو مشکل کمین آسان
پر نطق کہان تھا وہ ہوئی سخت پریشان — کی حق سے دعا نطق عطا کر مجھے اس آن
گویا ہو زبان شکوۂ صیاد کرون مین
یا رب ترے محبوب سے فریاد کرون مین

حیوان پہ دیکھو کرمِ خالقِ باری — گویا ہوئی وہ اور پیمبر کو پکاری
آفت مین گرفتار ہون مین درد کی ماری — آنکھین ابھی کھل جائین نظر ہو جو تمھاری
محکوم فلک آپکے ہین شمس و قمر بھی
اے کل کے مددگار ذرا لطف ادھر بھی

سنتے ہی یہ آواز ادھر کو گئے حضرت — ہرنی نے کہا مین ہون گرفتار مصیبت
یہ کوہ جو ہے سامنے اے ختم رسالت — بچے ہین مرے دو وہین ہے انکو بھوک کی شدت
بے دودھ ہین وہ دودھ پلاتا نہین کوئی
مین قید مین ہون مجھکو چھڑاتا نہین کوئی

کیا رحم تھا اشک آنکھ سے شہ کے نکل آئے
سوچو تو کہ حیوان پہ بھی رحم جو کھائے
آگاہ جو ہو درد سے وہ درد بٹائے
انسان کو کیونکر نہ جہنم سے بچائے

دیکھی نہ گئی آہوے دلگیر کی زاری
یاد آئی انھیں شبر و شبیر کی زاری

القصہ یہ احوال جو ہرنی نے سنایا
فرمایا کہ ہے بڑا رحم کا پایا
کیا قدرت خالق ہے کہ صیاد بھی آیا
انسان وہ نہیں جسنے کہ حیوان کو ستایا

حیوان ہے یہ اندیشۂ وحشت نہ ذرا کر
آئی ہے یہ بچوں کو ابھی دودھ پلا کر

ہو کر متبسم وہ لگا کہنے کہ حضرت
سب چھوٹ سکے ہے سوی کلن تیر کی رغبت
حیوان پھر آتے ہیں کہیں انمیں ہے وحشت
حضرت نے کہا کرتے ہیں ہم اسکی ضمانت

حیرت ہو تجھے قدرت خلاق جہاں سے
جبتک یہ نہ آئے گی نہ ہم جائینگے یاں سے

صیاد لگا کہنے کہ لو میں نے یہ مانا
لیکن نہ پھر آئی تو ہے پھر جان کا جانا
ہرنی کو تو کرتا ہوں اسیوقت روانا
تیروں کا بناؤنگا تمھیں آج نشانا

پھر حفظ کس طرح سے تمکو نہ امان ہے
آہو کے عوض صید مرا آہوے جان ہے

کیا حکم تھا ہو کر متبسم یہ سنایا　　تو نے یہ تو ہرجان نیا جال بچھایا
اچھا نہین کچھ خوف پہ بیڑا کبھی اُٹھایا　　تو لائیگا ایمان جو یہ حیوان پھر آیا
اس وقت یہی شرط سہی جسکو خدا دے
ہم جان لگاتے ہین تو ایمان لگا دے

کہنا ہوا جس وقت اوسے آپکا منظور　　پھر لطف سے عیسیٰ نے نظر کی سوے مجبور
تھا رنج جو ہرنی کو اوسے دم مین کیا دور　　اور پشت پہ اشفاق سے پھیرا ید پُرنور
ی پڑھ کے دعا دم یہ عطا اوسپہ بڑی کی
چھوڑا اوسے مہلت اوسے دی پانچ گھڑی کی

دوڑی ہوئی بچونکی طرف آئی وہ دلگیر　　جس طرح کہ جاتا ہے نشانے کی طرف تیر
بچون کو پلانے لگی جس وقت کہ وہ شیر　　گویا ہوے یون اور یہ کرنے لگے تقریر
اس وقت تلک تو نے نہ بچون کی خبر لی
کیا وجہ ہے کیون صبر کی سل سینے پہ دھر لی

ہرنی نے کہا دودھ جو پینا ہے تو پی لو　　تھی قید چھڑایا مجھے دنیا ہو نبی ہو
ضامن ہوئے ہین آپ مرے سیّد خوش خو　　جانا ہے بہت جلد بڑی فکر ہے مجھکو
کیا گرد مین اٹ کر گہر انمول نبی ہین
اللہ رے عنایت کہ مری اُدل نبی ہین

بچون نے کہا دودھ پئین گے نہ ہم اصلا ۔ تکلیف نہ حضرت کو ہو رہی ہو ابھی جا
پر یہ تو بتا تجھ مین جو خوشبو ہے سبب کیا ۔ وہ بولی کہ ہاتھ آپ نے ہے پشت پہ پھیرا

خوشبو مرے بالون مین جو ہے عطر حنا کی
حقا یہ مہک ہے گل گلزار خدا کی

یہ کہتے ہی ہرنی نے نہ پھر دیر لگائی ۔ دوڑی ہوئی گل چار گھڑی مین وہین آئی
حضرت نے کہا خوب ہے وعدے کی وفائی ۔ وہ بولی کہ حضرت کے کیا حال فدائی

یا شاہ نہین دودھ بھی بچون نے پیا ہے
نام آپکا سنتے ہی مجھے بھیج دیا ہے

صیاد نے جسوقت سنی ساری یہ گفتار ۔ سمجھا کہ اس اعجاز کا اب فرض ہے اقرار
سو جان سے ہوا معتقد شاہ وہ دیندار ۔ بولا قدم پاک پہ گر گر کے کئی بار

باطل نہین رہتا جو دکھاتا ہے اثر حق
بیشک ہے خدا ایک رسول آپ ہین برحق

لو اب مین مسلمان ہون منہ کفر سے موڑا ۔ مین چھوٹ گیا کفر سے ہرنی کو بھی چھوڑا
شکر آپ کا جتنا کہ بجا لاؤن ہے تھوڑا ۔ کہہ کہکے یہ عاجز نے بہت ہاتھون کو جوڑا

اس در پہ جیونگا مین اسی در پہ مرون گا
خدمت مین حضرت کے قدمون مین بسر زیست کرون گا

ہرنی پہ کرم حق نے کیا نامتناہی
وہ چوکڑیاں بھرتی ہوئی ہو گئی راہی
کہتی تھی یہ ستے ہین گئی میری تباہی
قربانِ مددگاریِ محبوبِ الٰہی

حضرتؐ کی عنایت ہی عطاے ربِ احد کی
مین کیا ہون پیمبرؐ نے فرشتونکی مدد کی

اعجاز تو حضرتؐ کے زمانے پہ ہین اظہار
حیوان ہو کہ انسان وہ ہین کل کے مددگار
سرکارِ خداوندِ دو عالم کی ہین مختار
اللہ سے ملنے کو ذریعہ ہی یہ دربار

جسکی کہ رسائی نہوئی خیرؐ درا تک
سو خضرؑ اوسے پہونچائین تو پہونچے نہ خدا تک

اُمت پہ یہ شفقت تھی دمِ نزع جو آیا
اور نزع کا صدمہ شہِ والا نے اوٹھایا
یاد آگئی اُمت نہ اوسے دل سے بھلایا
روکا ملک الموت کو حضرت نی سُنایا

اُمت ہی ضعیف آہ نہ صدمہ ہو کسی پر
او نپر جو گذرنی ہے گذر جاے مجھی پر

انجام کا یہ حال سنو مجھ سے اب آغاز
اُمت کی ہدایت کو ہوے آپ سرفراز
تجوینکی طرح اونکی اوٹھائی نہیں کب ناز
سختی مین مصیبت مین درِ حلم رہا باز

اللہ رے کرم شانِ رحیمی کی دکھا دی
شر جسنے کیا خیر کی اوسکو بھی دعا دی

تہنیت ولادت باسعادت

لو آج ولادت ہی شہِ عقدہ کشا کی
رونق ہی عجب آج کے دن ارض و سما کی
واجب ہی خوشی جلوہ محبوبِ خدا کی
ضو بڑھ گئی ہی مشتری و ماہ و سہا کی

یہ گنجِ سعادت ہی یہ خالق کی عطا ہی
گھر گھر جو بجے نوبتِ شادی تو بجا ہی

عالم مین ہی اک دھوم کہ سلطان کی ہی آمد
تاریک تھی شب شمعِ شبستان کی ہی آمد
ہر مور کا ہی قول سلیمان کی ہی آمد
روشن ہی کہ خورشیدِ درخشان کی ہی آمد

آمد ہی یہ اوس نور کی جو نورِ خدا ہے
اِس نور سے کیا شانِ خدا جلوہ نما ہے

ہر قطرہ یہ کہتا ہی کہ عالی ہمم آیا
ہر برگ کا ہی قول کہ صاحب حشم آیا
ہر ذرّے کی آواز ہی مہرِ کرم آیا
ہر پھول ہی خندان کہ سراج قدم آیا

طائر بھی نشیمن مین ہین خوش دھوم پڑی ہی
غل وحش و طیور مین ہے کہ یہ شادی کی گھڑی ہی

کیا عید ہی دیندار دین کیا بزم ہی گلشن
کم نور کے جاموں سے نہین پیرہن تن
اِک ایک سی ملتا ہی گلے چہرے ہین روشن
دل سب کے غنی ہاتھ مین دولت کا ہی دامن

پھولون سے چنگیر فلک بھر کے لائی ہین حورین
ملنے کے لیے عطرِ عروس آئی ہین حورین

آتی ہے بہارِ آمدِ شاہِ شہدا ہے
مہمان کے لینے کو چلے قصدِ صبا ہے
پانی ہے جو بو اور ہی پھولوں میں ہوا ہے
جو سرو ہے وہ منتظرِ شاہ کھڑا ہے
ہے چشم بره سر کو جھکاتی نہیں نرگس
پھولی ہوئی جامے میں سماتی نہیں نرگس

آنا ہے جو خورشیدِ رسالت کی سرِ خاک
سجدے کو سرِ خاک جھکے پڑتے ہیں افلاک
ہر وقت کو اک سب کو بھی اس بات کی ہے تاک
آنکھوں میں لگے سرمۂ خاکِ قدمِ پاک
حوریں بھی ہیں خوش عیش پہ غلمان بھی تو ہیں
ہے بارشِ رحمت درِ فردوس کھلے ہیں

ابلیس کے گھر میں ہے عجب طرح کا ماتم
آنکھوں میں اندھیرا ہے کہ پُر نور ہے عالم
صحراؤں میں بن بھاگتا پھرتا ہے وہ ظالم
جس طرح ہرن شیر کی بو پا کے کرے رم
چھپتے ہوئے پھرتے ہیں اب آڑ میں شیاطین
ٹکراتے ہیں سر اپنے پہاڑوں میں شیاطین

بتخانوں میں یہ کفر سے کہتی ہے ضلالت
رہنے کا ٹھکانا نہیں غارت کی ہے دہشت
بت کرتے ہیں جھنجھلا کے برہمن سے اشارت
دی تو نے یہ معبود بنا کر ہمیں ذلت
کیا خوار ہوئے دیدۂ اربابِ یقیں میں
شق کاش زمیں ہو کہ سما جائیں زمیں میں

میخانۂ عرفان ہی کہ آلائش ہی ظاہر
میخوار بھی ہین پاک مئی شوق بھی طاہر
ساقی سے کہے جا کے جو ہر کارہ ہو حاضر
اسوقت تو مستونکی ذرا چاہیے خاطر

وہ جام عنایت ہو کہ جو ہوش رُبا ہو
پائین وہ قدح جو مئی عرفان سے بھرا ہو

لو مومنو اب شاہ کی تعظیم کو اُٹھو
محفل مین حضور آتے ہین تسلیم کو اٹھو
قربان کرو لاکے زر و سیم کو اُٹھو
دیدار رُخِ احمدِ بے میم کو اُٹھو

پھیلی ہی یہ ضو چار طرف ربِ عُلا کی
تعظیم محمد کی ہی تعظیم خدا کی

غل ہو کہ سلام آپ پہ یا قبلۂ عالم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا کعبۂ اعظم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا نورِ مجسم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا فخرِ آدم

ہر شخص کو لازم ہی کرے شکر خدا کا
غل بزم مین ہو صلِّ علے صلِّ علے کا

کہتے ہین ہوا ابرِ سفید ایک نمایان
آیا وہ زمین پر صفتِ قطرۂ باران
حضرت کو لپیٹا ہوئی بو غنچے مین نہان
یہ دُرّ وہ صدف لعل تھے حضرت وہ بدخشان

اوٹھا وہ تو اک دھوم اوٹھی ارض و سما مین
یہ نکہت گل جاتی ہے دامان صبا مین

ہالے میں عجب لمعۂ نورِ قمر آیا
قالب میں تو جان آنکھ میں نورِ نظر آیا
کیا حلقۂ پرکار میں نقطہ نظر آیا
ظلمات میں اسکندرِ عالی گہر آیا

سدرہ اوسے کہیئے تو یہ جبریل امین تھے
وہ تختِ سلیمان تو سلیمان شہِ دین تھے

آئی تھی یہی غیب سے آواز کہ جاؤ
ہان جلوۂ محبوبِ خدا سب کو دکھاؤ
اسوقت اسے شرق و مغرب میں پھراؤ
پوچھے جو کوئی نام محمد تو بتاؤ

شہرہ ہو زمانے میں شہِ کون و مکان کا
آگاہ جہان ہو کہ یہہ مالک ہے جنان کا

کہتی ہیں صفیہ جو پھوپھی تھیں شہِ دین کی
شان آئی نظر مجھکو عجب ماہِ جبین کی
جسوقت ولادت ہوئی اس طفلِ حسین کی
آئی تھی صدا شہپرِ جبریل امین کی

پھیلی یہ ضیا جلوۂ خورشیدِ کرم سے
گھر مطلعِ انوار ہوا فیضِ قدم سے

دیکھیں وہ چھ چیزیں کہ بیان اوسکا کرون کیا
اول رخِ پرنور سے وہ نور تھا پیدا
ساماں کہیں وقتِ ولادت نہیں ہوتا
جو حضرتِ موسیٰ نے کبھی طور پہ دیکھا

تھا نور چراغ اوس گلِ امید کے آگے
یون جیسے ستارہ کوئی خورشید کے آگے

اور دوسری یہ بات سنو ہوتی ہے پیدا — مانند مسیحا ہوئے اعجاز سے گویا
آیا جو سخن لب پہ تو پہلے یہی آیا — وہ خالق عالم ہے وہ واحد ہے وہ یکتا

ہمتا نہیں زنہار کوئی رب سما کا
کہتے ہیں محمد ہے جسے مرسل ہے خدا کا

تھی تیسری یہ بات کہ پیدا ہوئے جس دم — تھے ناف بریدہ وہ شہنشاہ دو عالم
ختنے کی نہ حاجت تھی ہوا ختنہ مقدم — تن نور کا تھا بصفتِ نیرِ اعظم

کیا پاک تھا باطن جو بظاہر ہوئے پیدا
تھا صاف بدن طیب و طاہر ہوئے پیدا

چوتھی یہ صفت صاف عیان شانِ رسالت — چہرے سے نمودار سب آثارِ سعادت
خلق و کرم و جود و عطا زہد و عبادت — تھے ذکر میں مصروف نبی قبل ولادت

طاعت کی ہوس بطن ہی سے ذہن نشین تھی
رکھتے ہی قدم خاک پہ سجدے میں جبین تھی

پنجم یہ صفت سجدہ بجا آپ جو لائے — پھر دست مبارک طرفِ قبلہ اٹھائے
آہستہ سخن یہ لب جانبخش پر آئے — یہ دین کی رونق ہو کہ اپنے ہون پرائے

مقبول اسیوقت یہ عاجز کی دعا ہو
یا خالقِ عالم مری امت کا بھلا ہو

اور صفت ششم وہ تھا کہ جو سب پہ ہی ظاہر
تابان تھی وہ اس طرح کہ جیسے کوئی اختر
تھی مُہر نبوت سر شانۂ انور
مرقوم خطِ نور سے یہ نقش تھا اوپر

ہی خالق عالم احد احمد ہی محمدؐ
اللہ ہے اللہ محمدؐ ہے محمدؐ

خاموش امیر اب کہ نہیں طول کی حاجت
یارب مرے آقا کو ہو دارین میں راحت
پڑھنے کے لیے کرتے ہیں یہ بند کفایت
حاصل ہو مجھے روضۂ حضرت کی زیارت

درگاہِ شہنشاہِ دو عالم میں گذر ہو
وہ پاؤن ہون اور بندہ درگاہ کا سر ہو

تا چند یہ حالت یہ مصیبت یہ تباہی
خواہان ہون امارت کا نہ میں طالب شاہی
تو ہی مری حاجات سے آگاہ کماہی
صدقہ ترے محبوب دو عالم کا الٰہی

اتنا ہو کہ دنیا سے گرانبار نہ اوٹھون
خفت نہو محشر میں نگونسار نہ اوٹھون

ہو درد جو مجھکو تو دوا غیب سے آئے
مشکل جو پڑے عقدہ کشا غیب سے آئے
عارض جو مرض ہو تو شفا غیب سے آئے
مانگون جو دعائیں تو صدا غیب سے آئے

بجا ہمنے عطا تجھکو کیا تو نے جو مانگا
صدقے میں محمدؐ کے دیا تو نے جو مانگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا ہی کہ آج اور ہی رنگِ زمانہ ہی
قدسی ہین شاد ہر سو جشنِ شہانہ ہی

آراستہ خدا کا ہر اک کارخانہ ہی
جو حور ہی زبان پہ یہ اوسکی ترانہ

بزم طرب مین شمع جلی اختصاص کی
شب ہی وصال عاشق و معشوق خاص کی

آثار لطف شب کے نمودار ہوگئے
خوشبو سے کوچے کوچے عطار ہوگئے

کیسے کشادہ پردۂ اسرار ہوگ
آئینہ حلب در و دیوار ہوگ

تارے جو ہیں جگمہ ہین نمایان سپہر پر
ہی آج شام ہی سے چراغان سپہر پر

گویا شبِ برات و شبِ قدر ہی عیان
خوشبو گلونکی پھیل رہی ہی کہان کہان

خرد و کلان ہین شاد دلِ خلق شاد
سب کے دماغ تازہ عطر ہین مغز

شبنم جو گر رہی ہے کرم کا ظہور ہے
گویا فلک سے بارش باران نور ہے

بیدار سب ہین سجدہ خالق مین ہر جبین
خالی ہوئی ہی سبزۂ خوابیدہ سے زمین
عالم مین ذکر طالع خفتہ کا اب نہین
مخمل کے خواب کا بھی نشان اب نہین کہین
غل تہنیت کا بسکہ اوٹھا شیخ و شاب مین
اصحاب کہف چونک پڑے جبین خواب مین

اس شب کی روشنی کا کرے کیا کوئی بیان
انجم سے رشک کان جواہر ہی آسمان
ہی بحر نور پرتو مہتاب سے جہان
ہی صاف سلک گوہر شہوار کہکشان
روشن جہان مین روشنی شمع رب ہوئی
جو ہر ہزار روز کا کھنچکر یہ شب ہوئی

یہ رات ہی کہ حور کی ہی کاکل رسا
کہیے جو عمر دراز اسے تو ہی بہت بجا
یہ رات ہی کہ پردۂ ظلمات مشک سا
آنکھون مین جو سمائی ہی خوش سرمۂ ضیا
اس شب بغیر تیرہ ہو عالم تو شک نہین
آنکھون مین کب ہی نور اگر مردمک نہین

یہ رات مثل زلف معنبر ہی عطر بیز
پھولون کی طرح ہر گل اختر ہی عطر بیز
جنبش مین ہی نسیم تو گھر گھر ہی عطر بیز
مشکین رُخ مین سے گنبد اخضر ہی عطر بیز
اوٹھی جو گرد نافے کھلے مشک ناب کے
سات آسمان ہین سات قرابے گلاب کے

پہونچا ہی حکم نافذِ خلّاقِ انس و جان
ہو معدنِ فیوض زمین تا بہ آسمان
نہرین سخا و جود کی ہون ہر طرف روان
شاداب ہو زمانہ یہ پہونچین جہان جہان
آرائش اسقدر ہو زمانہ دولھن بنے
زینت یہ نہ سپہر کی ہو نورتن بنے

ہان خازنِ بہشت ذرا اہتمام کر
آراستہ ہو قصرِ جنان انتظام کر
چمکا کے پھول پھول کو ماہِ تمام کر
محبوب کو پسند جو آئے وہ کام کر
حورین لباس بدلین برابر نئے نئے
آرائشون کے ساتھ ہون زیور نئے نئے

اِس شب کا انتظار تھا عہدِ دراز سے
قدسی سرِ نیاز اُٹھائین نماز سے
حورون سے کہدو عشوہ و انداز و ناز سے
پابوس جا کے جلد ہون شاہِ حجاز سے
آئی یہ شب نجات ہوئی کائنات کی
طوبےٰ کا برگ برگ سند ہی نجات کی

مالک کو ہی یہ حکم خبردار ہوشیار
حد سے سوا بلند نہون شعلہ ہائے نار
پھیلین اِدھر اُدھر نہ رہے ایکجا قرار
سرکش ہین یہ سمند تو تو بھی ہی شہسوار
لپٹیں جو راہرو تو تسکین دیے ہوئے
گرمی نہ کرنے پائین یہ آگین لیے ہوئے

پہونچا ہی انبیا کو یہ فرمان اوٹھو اوٹھو | ایوبؑ و نوحؑ و موسئ عمران اوٹھو اوٹھو
یعقوبؑ و ہودؑ و یوسفِ کنعان اوٹھو اوٹھو | داؤدؑ و لوطؑ و عیسئ دوران اوٹھو اوٹھو
آمادہ سب ہوئے رہیں تسلیم کے لیے
جائیں حبیبِ خاص کی تعظیم کے لیے

گردون کو ہی یہ حکم نہ پھر اب ٹھہر ٹھہر | خورشید اپنی جا رہے اپنی جگہہ قمر
جائیں کہیں نہ قابض ارواح رات بھر | تکلیفِ جانکنی سے امان پائے ہر بشر
مٹی نہ فاسقون کی بھی اس شب خراب ہو
موقوف کافرون پہ سحر تک عذاب ہو

اللہ رے جوشِ بارشِ بارانِ رحمت | روشن جہان جہان تھی ابھی تا معصیت
واہین درِ خزانۂ الطاف و مکرمت | دیتی ہی حور حور کو جنت مین تہنیت
واجب ہوئی ہی خاطرِ مہمان کریم پر
غل ہی خبر مقدم کا ہی عرشِ عظیم پر

بہر رکاب کش ہی ہزار سی ہر جا ہی ایک حور | آنکھون سے قدسیون نے بچھایا ہی فرشِ نور
بھیجے گئے جلوس مین سب جا بجا حضور | ہی بند و بست راہِ حبیب پہ ہست و دور
سرخی سے آگئی ہی شفق روے مہر پر
پھولے نہیں سماتے ہین اختر سپہر پر

سرگرم اہتمام ہیں میکائیل و جبرئیل
رکھی گئی ہے تشنہ لبوں کے لیے سبیل
ڈالی ہے کھڑے سر راہ خود خلیل
جوش طرب ہیں کوثر و تسنیم و سلسبیل

گرداب جو ہے رقص کناں پاکوب ہے
نقارہ ہر حباب ہے ہر موج چوب ہے

گھر میں خدا کے آمد مہمان کی دھوم ہے
خلقت ہے جمع آمد سلطان کی دھوم ہے
محبوب خاص خالق سبحان کی دھوم ہے
یعنی سواری شہ ذیشان کی دھوم ہے

تعظیم کی بنا ہے سحر سے پڑی ہوئی
صف ہے ملائکہ کی دو رستہ کھڑی ہوئی

دروازہ ہائے رحمت رب احد کھلے
کیا گل شب ہے دیدہ عقل و خرد کھلے
گنجینہ ہائے لطف خدا بے عدد کھلے
سب عقدہ ہائے بستہ ازل تا ابد کھلے

فیض خدا کے نشر انوار ہو گئے
طالع تمام خلق کے بیدار ہو گئے

حکم خدا یہ حضرت جبرئیل کو ہوا
جنت میں ہیں براق بہت مائل چرا
ستر ہزار ساتھ ملک لے زمیں پہ جا
کرو انمیں انتخاب کوئی اسپ بادپا

زین و لجام سے اوسے باغ و بہار کر
زیور پنہا کے خوب مرصع نگار کر

پوچھا جو جبرئیل نے ارشاد یہ ہوا
کیسا کرم ہے شکر عنایت کرون مین کیا
مین ایک مشت خاک یہ الطاف یہ عطا
زیر رکاب جمع ملائک ہزار ہا

سہرتک ہے نذر حضرت باری کے واسطے
بھیجا براق میری سواری کے واسطے

پر کیا کرون بیان مین ہشت گیا آہ
یاد آئی مجکو ہشت نامہ سیاہ آہ
محشر کا روز سر پہ وہ بار گناہ آہ
طے کرنے کو ہزارون برس کی وہ راہ آہ

وہ گرمی جحیم وہ دہشت عذاب کی
وہ بھوک پیاس اور وہ تپش آفتاب کی

کتنی طویل راہ صراط آہ الحذر
باریک بال سے بھی کہین آہ الحذر
تاریک اس قدر وہ کہ اللہ الحذر
بڑھ کر تنور گرم سے وہ چاہ الحذر

رعشہ وہ ڈر سے جسم صغار وکبار مین
پھسلا ورا قدم کہ گرے کٹ کے نار مین

یہ لوگ بے بضاعت و آلودہ گناہ
یارا قیام کا نہ کہین بھاگنے کی راہ
بے توشہ تنگدست نہ طاقت نہ دستگاہ
انبارہ دل مین خوف غضبناکیے الٰہ

راہ وراز سطے دم آفت کرین گے کیا
کانپین گے پانون قطع مسافت کرینگے کیا

اللہ رے کرم کہ یہ فرمانِ رب ہوا — اندیشہ یہ حبیبؐ کو آیا غضب ہوا
بے فائدہ مگر یہ ملال و تعب ہوا — ہونا تھا لطف و زہ جزا جو وہ اب ہوا
اُمّت کو کچھ سزا نہیں جرمِ عظیم کی
رحمت عظیم تر ہی خدائے کریم کی

بھیجیں گے اک براق کو بالائے ہر مزار — ہوگا نکل کے قبر سے مومن ہر اک سوار
کہدو حبیبؐ دلمیں نہ لائے ذرا غبار — طے ہوگی ایک چشم زدن میں وہ رہگذار
پہونچیں گے یوں بہشتِ بریں کے مکان پر
جاتی ہی جس طرح کہ نگاہ آسمان پر

سنکر ہوے یہ مژدۂ جانبخش شاد شاد — چاہا کہ لیں شتاب رہِ منزلِ مراد
کی توسنی براق کی شوخی ہوئی زیاد — جبرئیل بولے ہاں تجھے واجب ہی انقیاد
سیدھی ہی راہ عرش کی میدان صاف ہی
حدِّ ادب سے پانوں بڑھانا خلاف ہی

کی عرض اُس نے ہی یہ مری سرکشی بجا — راکب نہیں ہی کوئی مرا غیر مصطفٰےؐ
پیدا اپنے سوارِیِ احمد مجھے کیا — جبرئیلؑ نے کہا کہ وہی ہی یہ پیشوا
پہونچے تو ہاتھ باگ پر اس نامدار کا
معلوم ہوگا خود تجھے اُس سوار کا

مسند نشین عرش معلّیٰ ہمی تو ہے
مفتاح قفل گنج فاوحیٰ ہمی تو ہے
مہتاب منزل شب اسریٰ ہمی تو ہے
خورشید مشرق فتدلیٰ ہمی تو ہے

ہمراز قرب و ہمدم اوقات خاصہ ہے
ہژدہ ہزار عالم رب کا خلاصہ ہے

سنکر یہ بات بیٹھ گیا وہ زمین پر
تھامی رکاب طائر سدرہ نے دوڑ کر
رونق فزائے زین ہوئے سلطان بحر و بر
کی عرض پھر براق نے یا سید البشر

محشر کو جب قدم سے گہر پوش کیجیے
اپنے غلام کو نہ فراموش کیجیے

خیرالوریٰ نے دی اسے تسکین کہا کہ ہاں
خوش خوش وہ سوئے مسجد اقصیٰ ہوا رواں
جوش ملائکہ کا کرے کیا کوئی بیان
ہنگامۂ عجیب چہار سمت تھا عیاں

مجد و علا و شرف و فخار ادھر
اسّی ہزار ادھر تھے نواسی ہزار ادھر

ہاتھوں میں مشعلیں تھیں جواہر کے نور کی
موسیٰ کو روشنی نظر آتی تھی طور کی
آئی تھی دیکھنے کو سواری حضور کی
خلقت تو کیا سمٹ کے زمین دور دور کی

بطحا شمیم خوش سے جو باغ بہشت تھا
ہر قطعۂ زمین کو داغ بہشت تھا

آیا یہ عرشِ پاک سے جبرئیل کو خطاب | ستر ہزار ہین رخِ محبوب پر حجاب
اونمین سے چاہیے کہ اوٹھاؤ اب اک نقاب | تعمیل کی جو حکم کی جبرئیل نے شتاب

سب نور سامنے رخِ روشن کی تاب کے
یون تھے کہ جیسے ذرے حضور آفتاب کے

دو جام لائے پیش شہنشاہِ انبیا | شیر ایک مین شراب سے مملو تھا دوسرا
او شیشۂ جم تھے دونون وہ جامِ جہان نما | اک دستِ چپ پہ ایک یدِ راست پر دھرا

دھیان آگیا جو مرسلِ ربِّ قدیر کو
شیرِ احد نے نوش کیا جامِ شیر کو

جبرئیل نے کہا کہ زہے فہم نکتہ رس | کیا فہم کی ہر بات مناسب یہی تھا بس
دنیا شراب ہے کہ نہین قابلِ ہوس | عقبیٰ ہے شیر جسکا مزہ سیکڑون برس

اب ہے زمین بھی تہِ حکم آسمان بھی
قبضے مین ہے جہان بھی وہ ہے جہان بھی

دو جام اور پیش ہوے رشکِ آفتاب | ساغر تھا ایک شہد کا اور ایک جام آب
راغب ہوے وہ بادشہِ آسمان رکاب | دونو کو پی کے جب ہوے آسودہ وہ جناب

بولے یہ جبرئیل کہ یہ بھی عجب کیا
جو کچھ کیا موافق حکم خدا کیا

دیگا نتیجہ نیک یہ بیشک عسل کا جام
پانی کے جام پینے سے نکلا برا یہ کام

تا روزِ حشر آپکی اُمت کا ہے قیام
رحمت خدا کی آپ کی اُمت پہ ہے تمام

اُمت کے لوگ پاک گناہوں سے ہوگئے
اعمال زشت نامۂ عصیاں سے دھو گئے

ایمائے جبرئیل سے پھر شاہ دین پناہ
نظارہ کرکے بیت مقدس کی سیرگاہ

کرتے ہوئے ادائے فریضہ میان راہ
رونق فزائے چرخ ہوئے صوت نگاہ

پستی سے سوے عالمِ بالا پہونچ گئے
دم بھر میں تا بہ مسجدِ اقصا پہونچ گئے

مسجد میں جمع دیر سے ارواحِ انبیا
ہے انبیا کے باب میں یہ قول بعض کا

مشتاقِ شاہ تھے فرشتوں کے جابجا
یعنی خدا نے زندہ دوبارا انھیں کیا

تکریم بادشاہِ رسالت کے واسطے
تھے مجتمع نمازِ جماعت کے واسطے

پہونچے جو شاہ شورہ حیا پر وہ ظرف ہوا
لشکر درست زیر علم صف بصف ہوا

دُرِ یتیم زیبِ کنارِ صدف ہوا
تسلیم کرکے نذر کو وہ سر بکف ہوا

آئے حضور مجمعِ اخیار کی طرف
جیسے بہار آتی ہے گلزار کی طرف

آگے ہوے امام رسُولِ فلک مقام
پیچھے صفین نماز کو آراستہ تمام

تسبیح مومنون کی وہ وترِ یتیم امام
طاعت مین وہ خضوع کہ آگے خدا کا نام

شبہہ ذرا کسیکو سوائے یقین نہ تھا
کلمے کے حرف سب تھے کہ نقطہ کہین نہ تھا

سب مقتدی بنے تھے حبیبِ خدا امام
مسجد وہ جسمین فرش فیوضِ خدا تمام

تکبیر کہکے لیکے زبان سے خدا کا نام
ساقی سے ملگئے وہ پیا معرفت کا جام

پیشِ مکانِ دل چمنِ دلکشائے حمد
الحمد پڑھکے آپ نے پایا لوائے حمد

اوٹھے جو ہاتھ پردہ وحدت اوٹھا دیا
لب ہلگئے تو نقش دوئی کا مٹا دیا

قوسین کا رکوع مین عالم دکھا دیا
تھے لامکان پہ سجدہ مین جب سر جھکا دیا

تحفہ ملا قبول کا ربّ انام سے
ٹھہرے شفیع روزِ قیامت قیام سے

سجدے مین سارے حق عبادت ادا ہوے
خاصِ خدا تھے اور بھی خاص خدا ہوے

دوہرے حصول خلعتِ لطف و عطا ہوے
اسطرح وصف مین لبِ محراب وا ہوے

رائے رکوع رحمتِ حق کی سبیل ہے
دالِ قعود دولتِ دین کی دلیل ہے

سدرہ سے مرتبے شہِ عالی مقام کے
دو نقطے وہ جہاں ہوئے قابِ قیام کے
وا بند ان گرہ کشا ہوئے سینہ سلام کے
عقدے تمام کھولدیے خاص و عام کے

اعضائے سجدہ نور سے عرش تک گئے
ہفت آسمان پہ سات ستارے چمک گئے

بعد فراغ طاعتِ رب شاہِ انبیا
تسبیح پڑھ کے کرنے لگے شکرِ کبریا
عجائب جو ملے تھے کہے سب جلّ اجدا
کی شرح اوسکی جسپہ خالق کی تھی عطا

پھر سب سے بڑھ کے آپ نے رتبے عیاں کیے
حضرت نے بھی سب اپنے مناقب بیاں کیے

مسجد سے پھر براق پہ حضرت ہوے سوار
ہمراہ سب ملائکہ خاصِ کردگار
گرد انبیا تھے شمع پہ پروانہ ساں نثار
گلزارِ ہفت چرخ کی بھی دیکھ لی بہار

دوزخ کی سیر کی کبھی جنت کی سیر کی
اک ایک کارخانۂ قدرت کی سیر کی

اک ایک آسمان پہ گئے سید البشر
ہر چرخ پر امورِ عجیبہ پڑے نظر
زینت فزائے سدرہ ہوے قصہ مختصر
دیکھا تو ہے عجائبِ قدرت کا اک شجر

ساق اوسکی یک قلم زرِ کامل عیار کی
شاخیں زمرد و گہرِ آبدار کی

محل تھے تمام نور کے پتے تمام نور — بیٹھے ہوئے ملائکہ خلاق غفور
جنکا شمار عقل سے انجم کیطرح دور — تابندہ شاخ شاخ پہ لاکھوں جیسے طیور

تھی وجہ یہ ہجوم کرامت ظہور کی
آئی تھی دیکھنے کو سواری حضور کی

بعد سلام دیکے بشارت کہا کہ واہ — یہ رحمت کریم ہے قدرت الٰہ
ہم سب ہیں خاک پا کہ دو عالم کے تم ہو شاہ — کی ہے جنے آجتک جو عبادت خدا گواہ

اسکا تمام اجر ہو حضرت کے واسطے
سارا ثواب آپ کی امت کے واسطے

سدرہ سے بڑھ چلے جو شہ مالک الرقاب — جبریل نے کہا کہ سلام الوداع جناب
آگے بڑھوں نہ یہ مجھ میں مقدور نہیں ہے تاب — پر آتش جلال سے جلجائیں جوں کباب

کھینچا جو ہاتھ آپ نے خلق عظیم سے
اک گام بڑھ گئے وہ حد مستقیم سے

رشتہ برابر نہیں تو آنکھیں ہیں پر آب — حضرت نے عرض کی کہ یہی آسمان کا باب
ایسا ذرا ہوا تو وہ ہمراہی رکاب — اپنی جگہ پہ پیچھے ہوا دور اضطراب

ظاہر میں گو کہ نظر میں یہ ایک قدم نہ تھی
پر پانچ سو برس سے مسافت وہ کم نہ تھی

جھک کر ہوئے جو شاہ سے جبرئیل عذر خواہ
میکائیل دفعتاً ہوئے حاضر میان راہ
جھک کر کیا سلام کہا آ کے پیش شاہ
خدمت کا میری وقت ہوا سوئے عرش بارگاہ
چومے نگیوں نے شرف قدم اوس رہوار کا
مرکب بنے سفر میں جو اُس شہسوار کا

رکھا جناب نے پر میکائیل پر قدم
خوش ہو کے دوڑ سے لیا پھر کہیں نہ دم
دریا وہ پیش آئے ہوں جیسے حواس گم
طوفانِ نوح قطرہ ادنیٰ سے جنکے کم
کس چابکی سے صورت موج نظر گئے
دم بھر میں ایک بحر رواں سے گذر گئے

پھر آتشیں بحور کا بھی سامنا ہوا
تھا جنکا نار قہر سے ڈانڈا ملا ہوا
خورشیدِ حشر جنمیں کہ اخگر بجھا ہوا
سایہ بھی کانپ کانپ کے ڈر سے جدا ہوا
اونسے بھی وہ ذرا جو بڑھے پر گذر گئے
جھپکی پلک کہ مثل سمندر گذر گئے

پردے پھر آئے پیش نہ تھی قدرت الٰہ
ہر ایک میں تھا فاصلہ صد سالہ کی راہ
وہ بعد طے کرے یہ کہاں طاقتِ نگاہ
میکائیل ہی کو دی تھی خدا نے یہ دستگاہ
پھر کچھ جو تیز پر ہوئے شہباز کی طرح
پردوں سے بھی نکل گئے آواز کی طرح

بعد اوسکے پھر حجاب جو سے اوسبھی عیان | جنمین ہزار سال کی تھی راہ درمیان
میکائل بھی ضعیف ہو تھک گئے وہان | کھولی زبان عذر کیا از سر بیان

ممکن نہو تو عذر خلاف ادب نہین
مجبور ہون کہ طاقت پرواز اب نہین

آئے حضور شاہ سرافیل اوسگھڑی | پھر بہر کے گرد آپکے تعظیم کی بڑی
اپنے پرون پہ لیکے وہ منزل جو تھی کڑی | کی نرم اس طرح کہ نہ مشکل ذرا پڑی

گذرے ہر اک حجاب سے یون کی وہ راہ طے
کرتی ہے جیسے آنکھ سے پردے نگاہ طے

پیش آئے سات دریا بھی بیکران | ستر ہزار عرض مین ہرایک سے تھے کلان
دیکھے کئی مغاک کہ جنکا ہو کیا بیان | ستر ستر ہزار جنمین سما جائین آسمان

طے کر گئے سب وہ پردہ قدرت ملک گئے
پونہچے جو پردہ عظمت تک تو تھک گئے

وہ بھی ہوئے وداع تو آئے نہ پھر نظر | رفرف ہوا خدا کی عنایت سے جلوہ گر
وہ اک بساط نور ہے خبر ہے یہ معتبر | ہے بعض کا یہ قول کہ تھا دانہ گہر

تسبیح کا جو شور ہمین دیار تھا
چھایا ہوا وہ صورت ابر بہار تھا

رفرف پہ جب حضورِ معلّٰے ہوے سوار پہونچے قریبِ عرش بصد عزّ و افتخار
پیش آئے واں بھی پردے سرِ راہ بیشمار زرّین زمرّدین نظر آئے کئی ہزار
ظلمت کے کچھ حجاب تھے کچھ اونمین نور کے
جلوے عیان تھے قدرتِ ربِّ غفور کے

تھے پردے موتیونکے بھی انمین بہ آب و تاب کچھ پردہاے ناز تھے کچھ پردہاے آب
پردے ہوا کے ایسے کہ انکا نہ تھا حساب یاقوتِ سرخ کے تھے حجاب انمین انتخاب
نقش و نگارِ صنعِ خدا آشکار تھے
پردے ہر ایک قسم کے ستر ہزار تھے

آگے بڑھے تو اور عجائب پڑے نظر رفرف بھی رہ گیا رہے تنہا وہ نامور
ہستی کا کچھ نشان نہ تو زمین کا اثر آواز و گوش و چشم و نگہ سب سے بیخبر
خلوت میں ایک رنگ حدوث و قدم ہوا
احمد میں تھا جو میم احد میں وہ ضم ہوا

ہان ہر صدا آتی کہ محمد قریب آ بڑھتے تھے ایک ایک قدم شاہِ انبیا
آتی ہزار بار یہی متصل صدا بڑھتے گئے وہ موردِ الطافِ کبریا
نزدیکیِ خدا کا جو دل مین ارادہ تھا
ہر گام عرصہ دو جہان سے زیادہ تھا

بزم دنیٰ مین سید والا پہونچ گئے پھر تا بخلوت فتدلّیٰ پہونچ گئے

بالائے اوج سرفا دسے پہونچ گئے قوسین بلکہ تا حدِ ادنیٰ پہونچ گئے

کیا رفتہ رفتہ بارگہِ کبریا ملی
زینہ بزینہ بام ہُوَیّت پہ جا ملی

ای عقل جا کہ کام ترا کچھ یہان نہین ای فہم ہو وداع یہ تیرا امکان نہین

ہی لامکان یہ جائے قیاس و گمان نہین اندیشہ خود ہی گم کہ کہان ہی کہان نہین

دروازے بند وسوسہ والتباس کے
چھکے نہین تو چھُٹتے ہین پانچون حواس کے

گل ہین یہان ہزار رنگ کے گلزار کچھ نہین یوسف ہین ہر دکان مین بازار کچھ نہین

وہ گھر ہی یہ جہان در و دیوار کچھ نہین بود و نمود نقطہ و پرکار کچھ نہین

ہر چند لفظ لا مین الف بعد لام ہی
معنی مین کچھ نہین یہ عجب کا مقام ہی

محفل وہ جس سے تنگی و وسعت الگ الگ وحدت سرا وہ جس سے کہ کثرت الگ الگ

گلشن مین گل نہ رنگ نہ نکہت الگ الگ معنی جدا جدا نہ عبارت الگ الگ

اس انجمن مین غیر تو کوئی ما و من نہین
بلبل جدا ہو گل سے یہ ایسا چمن نہین

رازِ وجودِ ناز کا جو در بستہ وا ہوا
[illegible] چشم سے شگوفہ ہوا

گوشِ آشنائی کو کلامِ خدا ہوا
منظور ان کو جان سے تا دیدِ خدا ہوا

اللہ رے اتحاد خدا اور رسول سے
سب التجا کے مل گئے گوشِ قبول سے

شانہ تھا رخ پہ اک برقِ جلال کا
گیسو میں شانہ پنجۂ یدِ لایزال کا

پر تو جبیں صاف میں نورِ جمال کا
آویزہ کان میں تو نویدِ وصال کا

غنچہ کھلا یہ دل کا کہ خود باغ ہو گیا
[illegible] چشم سرمۂ مازاغ ہو گیا

دیکھا خدا کو آنکھ سے حسنِ لقائے حق
[illegible] ادا ہے حق

تھا گوش حق [illegible] جبیں [illegible] حق
[illegible] حق [illegible] ادائے حق

ملت گلاب میں ہو جدا کب گلاب سے
شبنم کہاں جدا رہ سکے آفتاب سے

ہنگامہ گرم دید کا اک شب میں رہا
دریائے فیض و جود و عطا و کرم بہا

سنتا تھا جو سنا وہ جو کہنا تھا وہ کہا
بحر اس طرف سے لطف ادھر سے ہزارہا

بالکل خدا نے محرم اسرار کر دیا
دونوں جہان کا آپ کو مختار کر دیا

رخصت کی وقت اور عنایت ہوئی جدا | خلعت سرو کمال شرف میں وقت ہی خدا

بار گران جو سر پہ تھا امت کا اٹھ گیا | بخشش کی مغفرت کی سند بھی ہوئی عطا

ملبوسِ خاص بھی دمِ رخصت عطا ہوا

اللہ رے شان خلعتِ رحمت عطا ہوا

تشریفِ اقتدار دو سرا پا سے گزر کر | مسندِ بعافیت کا ملا بہرِ زیب صدر

مقبول معرفت کے گہر جبکہ کمر | ڈالا گیا دوشالۂ کرم دین دوش پر

امت کی فوج رایتِ اسلام بھی ملا

فیصل سپہرِ دائرِ ایام بھی ملا

چودہ طبق کی پہلے حکومت عطا ہوئی | پھر مہر کارخانۂ قدرت عطا ہوئی

جاگیر ہشت روضۂ جنت عطا ہوئی | سرداری انجمنِ نیابت عطا ہوئی

کیا ہو بیان کہ لطفِ خدا کس قدر ہوا

کیا بلند تاجِ شفاعت سے سر ہوا

بہرِ جہاد تیغِ شجاعت خدا نے دی | بیاسے سپر نوید حمایت خدا نے دی

خودِ جلال درعِ ہدایت خدا نے دی | نزدیں جیب پستی و رفعت خدا نے دی

اصحاب و آل کو جو شرف میں غلو ہوا

وہ موتیوں کا ہار بھی زیبِ گلو ہوا

آئے جو شاد شاد شہنشاہِ انبیا | ہرگز نہ فرق گرمیِ بستر میں تھا ذرا
مطلق سکونِ جنبشِ زنجیرِ در میں تھا | دم بھر میں پھر کے آ بھی گئے آپ تا بکجا

کیا انتہائے قدرتِ ربِّ عباد ہے
مومن وہی ہے جس کا درست اعتقاد ہے

لو مومنو یہ مرتبۂ شاہِ دیں سنا | محبوب وہ ہے جس کا ہے دلدادہ خود خدا
یہ بزم ہے اُسی کی ولادت کی دلکشا | ہم کیا یہاں ہیں صبح سے موجود انبیا

حاضر ہیں سب ملائکہ آسمان تلک
تانتا لگا ہوا ہے یہاں سے وہاں تلک

یہ بزم وہ ہے جس میں ہے گستردہ فرشِ نور | سر پر ہے شامیانے کی جا رحمتِ غفور
مشتاق ہے جو باغِ جناں میں ہر ایک حور | ہر غرفہ در کھولے ہوئے ہیں در قصور

قدسی تمام آئے ہیں لب پر درود ہے
ارواحِ انبیائے سلف کا ورود ہے

جتنا یہ مومنوں کی مسرت کا روز ہے | یعنی طلوعِ مہرِ نبوت کا روز ہے
محبوبِ کبریا کی ولادت کا روز ہے | عالم ہے شاد آمدِ حضرت کا روز ہے

جو قطعۂ زمیں ہے وہ عکسِ بہشت ہے
باغِ جہان نمونۂ باغِ بہشت ہے

شادی سے نغمہ سنج ہین مرغانِ بوستان | کرتا ہی رقص صورتِ طاؤس آسمان
قصرِ جنان ہین روئے زمین پر مکان مکان | بجتے ہین شادیانے ہر اک پیر ہی جوان

زندے ہین خندہ زن صفتِ گل بہار مین
مردون کے تن مین جان پڑی ہی مزار مین

گھر آمنہ کا نور سے برجِ قمر مثال | روزن ہین رشکِ مہر تو محرابِ در ہلال
ہی درد زہ شروعِ طبیعت ہی کچھ نڈھال | ناگاہ آ گیا اونھین تنہائی کا خیال

کیا کیا خواصین لطف و عنایت سے بھیجدین
حورین خدا نے گلشنِ جنت سے بھیجدین

اُس شب کی روشنی کا کرے کیا کوئی بیان | آثار سارے خیر کے برکت کے تھے عیان
روشن زمین نور کا گنبد تھا آسمان | غل تھا کہ آج خالقِ عالم ہی مہربان

سامع نے یہ شبیہ فرح جب درست کی
تاریخ بارھوین تھی ربیعِ نخست کی

لو حاضرین اوٹھو کہ ولادت کا وقت ہی | یعنی ظہورِ نورِ رسالت کا وقت ہی
اظہارِ مہرِ برجِ نبوت کا وقت ہی | پیدائشِ خلاصۂ قدرت کا وقت ہی

آیا ہی وہ جو خسروِ ذی الاقتدار ہے
آیا ہی وہ جو سایۂ پروردگار ہے

آیا ہے وہ جو شافع روز حساب ہے
آیا ہے وہ رسولوں میں جو انتخاب ہے
آیا ہے وہ جو مرسل صاحب کتاب ہے
وہ سب تو ماہ و نجم ہیں یہ آفتاب ہے
خورشید آسمان و زمین کا ظہور ہے
کعبے میں غل ہے قبلۂ دین کا ظہور ہے

روشن ہوا جو شب کو زمین پر مہ تمام
پڑھنے لگے درود بصد عز و احترام
سارے ملائکہ یہ پکارے کہ السلام
تھے دست بستہ سب ادب کا تھا وہ مقام
نزدیک و دور ساری صفین تھین کھڑی ہوئین
مشتاق دل نظارے کی آنکھین لڑی ہوئین

غل تھا چراغ کعبۂ اسلام السلام
اے جاعل لیالی و ایام السلام
محبوب خاص خالق علام السلام
سردار انبیائے خوش انجام السلام
تسلیم اے تجمّل شان جلال حق
تسلیم اے تجلّی نور جمال حق

سامان عید دہر مین خانہ بخانہ تھا
نوبت کہین تھی اور کہین شادیانہ تھا
ہر گھر مین ہر مکان مین جشن شہانہ تھا
کیا انبساط و عیش و طرب کا زمانہ تھا
تارے مجیرے بنگئے خوشدل تھے مہر و ماہ
دف آسمان تھا تو جلاجل تھے مہر و ماہ

پھولے گلِ مراد گلستان ہوا جہان
شادی سے زعفرانکا ہوا رنگ ارغوان
گل خندہ زن تھے باغ مین بلبل درود خوان
آوازہ السلام کا پہونچا کہان کہان

صحرا تمام یہ نور سے منور ہو گیا
ہر گرد باد قمقمۂ نور ہو گیا

چارون طرف جہان مین پھیلا فروغ دین
آیا جو عدل ظلم سے خالی ہوئی زمین
آنکھین برہمنون کی بتون سے بدل گئین
آتشکدون پہ پھر گیا پانی سا ہر کہین

اسلام کی جو رونق بازار ہو گئی
پھانسی گلو سے کفر مین زنار ہو گئی

کاہن ذلیل ہو گئے باطل ہوا عمل
خود ساحرونکو ہو گیا آسیب کا خلل
بت لڑ گئے بتون سے گرے ایسے منھ کے بل
عزّیٰ کی لات پڑ گئی گویا سر ہبل

نوشیروان کا قصر تزلزل مین آگیا
گر گر پڑے بروج خلل کل مین آگیا

ابلیس نے کہا کہ قیامت بپا ہوئی
واقف مرے فریب سے خلق خدا ہوئی
لو رونقِ شریعتِ خیر الورا ہوئی
دوزخ سے ساری امّت عاصی رہا ہوئی

اب کسکو دون فریب مین کس سے دغا کرون
صحرا کی خاک اوڑاؤن سر پر تو کیا کرون

آئین ہمراہ آمنہ خاتون مین چار زن
حوا سے پاک ہاجرہ پاکیزہ پیرہن
سارا بھی اور نہین مادر اسحاق جب شکن
تھین آسیہ بھی ہمرہ الطاف ذوالمنن
خوشبو کو ہمراہ لئے گیسوے عنبر سرشت سے
آئی تھین غسل دینے کو چارون بہشت سے

حوا کے ہاتھ مین تو مرصع تھا طشت زر
سارا کے آفتابہ لیے غیرت قمر
عطر جنان لیے ہوے ہاجر تھی خوش سیر
اسباب سب بہشت کے تھے وقف مختصر
ہمراہ ایک مشک تھی آب طہور کی
اور آسیہ کے ہاتھ مین مندیل نور کی

آغوش آمنہ مین جو نہلا کے دیا
سجدے مین جھک گیا سر سلطان انبیا
امت کا پھر خیال دم سجدہ بھی رہا
یہ لطف یہ کرم یہ عنایت ہے یہ عطا
خلاق دو جہان کی ثنا کی حضور نے
امت کی مغفرت کی دعا کی حضور نے

اترا فلک سے ابر سیہ ایک ناگہان
آرام مین جہان تھے وہ شاہنشہ زمان
آیا قرین لپیٹ کے اونکو ہوا نہان
تشویش آمنہ کو ہوئی دل ہوا طپان
دم بھر مین وہ سحاب محیط جہان ہوا
ہر سمت مین وہ تخت سلیمان روان ہوا

آوازہ آرہی تھی کہ سب کو کرو خبر | مالک ہر دو جہان کا یہ سید البشر
مختار کارخانۂ حق شاہ بحر و بر | ہر جنگ مین اسیکو ہو کفار پر ظفر

پیغمبر زمانہ رسول خدا ہے یہ
پہچان لو کہ خاتم الانبیا ہے یہ

پھر ایکدم کے ابر وہ اترا پھر آئے شاہ | خوش خوش آمنہ رضہ ہوئین کہا شکر یا الٰہ
آغوش مین لیا اونھین کی مہر کی نگاہ | رخشندہ برج ماہ مین ہوتا ہی جیسے ماہ

پہونچا گیا وہ ابر مکان مین جناب کو
رجعت فلک پہ جیسے ہوئی آفتاب کو

یا رب بحق صاحب لولاک مصطفا | یا رب بحق سرور و محبوب مرتضا
نواب نامدار کا اقبال ہو سوا | عمر خضر عطا ہو رہے صحت و شفا

شہرہ ہو اونکے فیض کا ہر ایک شہر مین
قائم رہین بدولت اقبال دہر مین

[illegible] بھی ہو آسائش و تری سے سرفراز | اولاد سب صحیح رہے عمر ہو دراز
آشنا و اقربا کو مرے ہو ہی چارہ ساز | دائم فروغ رخ احباب پر ہو باز

آقا کو سایۂ علم لطف سے ملے
میرے گنہ بھی عفو ہو جنت مین جا ملے

خاموش اے امیر اب سخن کو طول
کرتا ہے طول خاطر احباب کو ملول

یہ نذر تیری خسرو عالم کریں قبول
خالق سے کر دعا کہ الٰہی بپائے رسولؐ

جس بزم میں کہ ذکر بشیر و نذیر ہو
سب کو یہ دلپذیر سخن دلپسند ہو

تمت

مناجات

خدا ہوا جو مددگار یا رسول اللہ
ہوا ہوں حاضر دربار یا رسول اللہ

ہزار شکر کہ پہونچا ہوں ایسی محفل میں
جہاں ہیں جمع سب ابرار یا رسول اللہ

یہیں علی ہیں یہیں ہیں نبی یہیں شہدا
یہیں مہاجر و انصار یا رسول اللہ

یہیں ملک ہیں یہیں ہیں مقربان خدا
یہیں ہیں سب اُولو الابصار یا رسول اللہ

عجیب روضہ پر نور ہے صفا آگین
ہیں آئینہ در و دیوار یا رسول اللہ

وہ فرش نور کہ جس فرش کا ہے مخمل بھی
ہمیشہ خواب سے بیدار یا رسول اللہ

طلایہ پھرتے ہیں ذرات گرد روضے کے
تمام کوکب سیار یا رسول اللہ

جو مہر و ماہ نہوں آپکی اطاعت میں
علم ہوں اونکے نگونسار یا رسول اللہ

قطار باندھے ہوئے سبز پوش ہیں سادات
قریب روضے کے اشجار یا رسول اللہ

یہ نام آپ کا لیکر شگفتہ ہین طائر ۔ کہ گل ہین غنچۂ منقار یا رسول اللہ
نصیب سوئے تھے جبتک یہان نہ پہونچا تھا ۔ پہونچ کے بخت ہین بیدار یا رسول اللہ
لگا دیئے تھے یہ رستے مین اشتیاق نے پر ۔ کہ مثل طیر تھا طیار یا رسول اللہ
قدم کو بحث قدم سے تھی تیز چلنے مین ۔ یہ ذوق تھا دم رفتار یا رسول اللہ
مدینہ مصر کا بازار آپ یوسف ہین ۔ مین تنگدست خریدار یا رسول اللہ
خدا کا طور پہ جلوہ کلیم نے دیکھا ۔ ہون مین بھی طالب دیدار یا رسول اللہ
ہوئی تھی عشق کی دولت اویس کو جو عطا ۔ اوسی کا ہون مین طلبگار یا رسول اللہ
نگاہ لطف جو مشتاق ہون تو مجھپر بھی ۔ کشادہ ہون در اسرار یا رسول اللہ
کہان مری نظر اشتیاق اور کہان ۔ یہ در یہ سقف یہ دیوار یا رسول اللہ
کیا ہی سجدہ جو حضرت کے آستانے پر ۔ جبین ہی مطلع انوار یا رسول اللہ
زہے نصیب کہ ملتا ہون آستانے سے ۔ کبھی جبین کبھی رخسار یا رسول اللہ
عجب نہین ہے جو آسان ہو نزع کی سختی ۔ کہ آپ سا ہے مددگار یا رسول اللہ
بدن سے اس سبکی سے جدا ہو روح مری ۔ کہ جیسے نکہت گلزار یا رسول اللہ
فشار قبر و نکیرین سے بچا لینا ۔ رہے نہ عقدۂ دشوار یا رسول اللہ
ڈرون نہ ہول قیامت سے مشکل آسان ہو ۔ شفیع تم ہین گنہگار یا رسول اللہ
صراط پر نہ ڈگین پاؤن صاف تر جاؤن ۔ مدد سے آپکی اوس پار یا رسول اللہ

رہون جہان مین جبتک رہے ہمین شوکت سے | بلند و پست ہو ہموار یا رسول اللہ
شکست میرے عدو کو مجھے ہو فتح نصیب | برائے حیدر کرار یا رسول اللہ
کسیکو دیجیے فرمان کہ وہ کرے یاری | کہ چار آپ کے ہین یار یا رسول اللہ
رہے شکست سے محفوظ شیشہ ناموس | ہون سنگسار شب اسرار یا رسول اللہ
ٹھہر سکے جو مرض کوئی اب یہ کیا مقدور | مسیح آپ مین بیمار یا رسول اللہ
مقام سایۂ رحمت مین آپکے پائین | تمام مومن و دیندار یا رسول اللہ
نجات جملہ عوارض سے میرے آقا کو | طفیل عابد بیمار یا رسول اللہ
مین اور میرے متوسل ہین جتنے دنیا مین | نہو کسیکو کچھ آزار یا رسول اللہ
کیا تھا روز سلیمان نے مور کا ہدیہ | قبول یہ بھی ہون اشعار یا رسول اللہ

نگاہ لطف ہے لازم کہ یہ خذف ریزی
ہون غیرت در شہوار یا رسول اللہ

تمت

قطعۂ تاریخ طبع از سید الجلیل خلف سید ابن امام مارہروی

شدہ مطبوع این معراج نامہ | کہ ہر حرفش بود در نور چون بدر
رقم کردم جلیل از بہر تاریخ | زمانہ کرد روشن لیلۃ القدر ۱۲۹۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب عالمِ ایجاد مین خیر البشر آئے
پردہ جو اولٹ کر وہ شہ بحر و بر آئے
بندونکو خدائی کے تماشے نظر آئے
انوار نبوت جو ادھر تھے ادھر آئے

ہان خوش ہو کہ محبوب کو اللہ نے بھیجا
ناظم طرفِ ملک شہنشاہ نے بھیجا

بندون پہ عجب پرورشِ ربِّ صمد ہی
ہمراہ فرشتون کا یہ ابر مدد ہی
ناظم بھی وہ بھیجا ہی جو بے مثل احد ہی
جو معجزہ ہی حضرتِ سلطان کی سند ہی

کی طرفہ عنایت شہِ لولاک پہ حق نے
اک مہر بھی کردی کتفِ پاک پہ حق نے

ہر بت جو تھے بندہ بت کبر کے مارے
در پردہ بتون نے یہ کیے اونکو اشارے
نوبت شکن آیا ہی اوٹھے پاؤن ہمارے
ذرون نے صدا دی شجر و سنگ پکارے

مرسل ہی یہ مرسل ہی نبی ہی یہ نبی ہے
کہتے ہین جسے نور الٰہی وہ یہی ہے

یہ نور تھا او سدم کہ تھا او نہ کوئی نور | شیشوں میں حجابات کے مانند پری نور
دریائے عطا میں تھے تھا و نہیں یہی نور | جنت میں کبھی سایۂ رحمت میں کبھی نور

پیشانی پہ نور سے قطرے جو چھٹے ہیں
جتنے ہیں نبی سب انہیں قطروں سے بنے ہیں

لوح و قلم و عرش بریں روضۂ رضوان | قدسی و ملک کہ بنی مہر و مہ تابان
کوثر ہو کہ تسنیم ہو حوریں ہوں کہ غلمان | افلاک و زمین جن و بشر عالم امکان

سب نے شرف اس مطلع انوار سے پایا
جو جس نے کہ پایا اسی سرکار سے پایا

بیشک پئے امت یہ ہے صاحب اعجاز | موسی کی طرح امن کی ایمن میں سرفراز
لسرلے کا محل پست و ز زلزلہ جو باز | وہ کنگرہ نکلے گرنے کی صاف آئی ہے آواز

قحط آئے نہ کفار پہ یہ خوف پڑا ہے
ساوہ صفت ریگ وہاں خشک پڑا ہے

اسلام کا خواہاں ہے یہ ناظر نہیں زرکش | دل کفر کا توڑا یہ ہے ناوک تر کش
مستوں سے کہو اب جو ہے خون جگر کش | فرض اسکی اطاعت ہے جگلین یا وہ نہ سرکش

صلح اس سے کریں رنگ جمائیں نہ وفا کے
جو ہر نہیں دیکھے ہیں ابھی تیغ خدا کے

تو آتی ہی آواز کہ یہ بدر دجے ہی
تو آتی ہی آواز کہ یہ نور ہدے ہی
تو آتی ہی آواز کہ یہ شمس ضحے ہی
تو آتی ہی آواز کہ یہ نور خدا ہی

دنیا مین عجب صاحب سیف و قلم آیا
منہاج کرم کیا کہ سراج قدم آیا

آدم کی خلافت ہی تو اقلیم سلیمان
عیسیٰ کی عبادت سخن موسی عمران
خلّت ہی براہیم کی داؤد کی الحان
اور حسن مین پوچھو تو یہ ہی یوسف کنعان

ایوب کا ہی صبر تو یعقوب کی خو ہے
عرفان اتم پھول ہیادین پھول کی بو ہے

آتشکدے جتنے ہین کہن سال وہین سرد
خاک قدم اسکا جو ہوا آکے وہ ہی گرد
دہشت سے ہر اک کاہن و ساحر کا ہی منہ زرد
دے ساتھ جو اسکا ہی وہی مرد ہی مرد

دشمن ہی جو اسکا وہ عدو رب علا کا
جو دوست ہی اسکا ہی وہی دوست خدا کا

آئینہ ہی آفاق پہ طفلی کی حقیقت
ظاہر ہوے مرسل سے جو اعجاز نبوت
خالق سے جوانی مین ملا تاج رسالت
اسلام کی رونق ہوئی ہونے لگی بیعت

تھی آج جو دنیا مین تو کل بزم گئی نشو سے
ذرات چمکنے لگے خورشید کی ضو سے

گلزارِ رسالت مین شگفتہ جو ہوا گل / مشتاق لقا جمع ہوئے صورتِ بلبل
اجزا جو بڑھے دفترِ اسلام ہوا کل / تو کوچ ہی باطل کا حق آیا یہ اٹھا غل

روشن جو ہوئی شمع تو ظلمت گئی صف سے
پروانون کا انبوہ ہوا چار طرف سے

جو دین مین آیا وہ ہوا صاحبِ توقیر / منہ جس نے کہ پھیرا وہ ہوا طعمۂ شمشیر
آوازۂ اسلام ہوا بسکہ جہانگیر / تھرا گئے آفاق مین جتنے تھے مشاہیر

گردان جہان لا نہ سکے تاب وغا کی
جس سمت گئی فتح ہوئی فوج خدا کی

کیا شاہ تھا کیا فوج تھی کیا مجمع ابرار / انصار پہ شہ کے نظر لطف تھی ہر بار
اصحابِ وفادار بھی کتنے تھے وفادار / آفت مین مصیبت مین ہے یار مددگار

خاصانِ خدا عاشقِ محبوبِ خدا تھے
سو جان سے قربان تھے سو دل سے فدا تھے

راوی کا بیان ہے یہ کتابی کی روایت / اصحاب مین تھے ایک بڑے صاحبِ حرمت
تھے بوش معاصی سے بری پاک تھی طینت / عقبی کا شرف تھا انھین دنیا کی مصیبت

دنیا مین نہ تھا کام انھین اور کسی سے
مدہوش تھے دن رات مئی عشق نبی سے

زوجہ بھی وفادار کی تھی مومنۂ پاک — زہرا کی ہوا خواہ کنیز شہ لولاک

دو طفل صغیر اوس کے کہ مہر مہ افلاک — ماں باپ کے دل اونکے نظارے سے فرحناک

وہ پھول سے دو لال تھے مادر کی نظر مین
دو لالۂ احمر نگہ چشم پدر مین

ماں اونپہ فدا باپ تہا سو جان سے قربان — راحت کا کیا کرتی تھی اونکے لیے سامان

تھا باپ کا یہ قول کہ ای خالق رحمان — چھوٹے ہیں ابھی ہون جو بڑے یہ مہ تابان

چھوڑاؤں مین ان دونو کو خدمت مین علیؑ کی
حاصل ہو غلامی انھین سبطینؑ نبیؐ کی

شوہر سے یہ زوجہ نے کیا تذکرہ اک روز — مشتاق ہو دیدار نبیؐ کا دل پرسوز

دعوت کا ہو سامان تو ہون شاید شرف اندوز — آئین جو پیمبرؐ تو ہے طالع فیروز

مشکل ہو مگر صاحب معراج کی دعوت
کاہیکو پسند آئے گی محتاج کی دعوت

شوہر نے کہا شرط ہے انسان کو ارادہ — کر فکر خدا دے تجھے توفیق زیادہ

مین جا کے کرونگا تری خواہش کا اعادہ — ہے عام کرم وان در رحمت ہے کشادہ

کیا دور ہے چلے آئین جو عاجز کے مکان مین
ہے خلق عظیم آپ کا مشہور جہان مین

القصہ ہوئی دعوت محبوب کی تدبیر
بازار سے لی ایک بز ایسی کہ نہ تھی ہیر
خدمت میں محمد کی گیا صاحب توقیر
کی عرض کہ اے خسرو و بیجاہ و جہانگیر

مقبول ہو یہ مجھ عاجز کم زور کی دعوت
منظور سلیمان نے بھی کی مور کی دعوت

زوجہ ہے مری گھر میں جو ای ختم رسالت
مدت سے وہ رکھتی ہے تمنائے زیارت
لونڈی کو ہو منظور نظر آپ کی دعوت
ذرے کی بڑھے پرتو خورشید سے حرمت

رد کیجیے بندے کے نہ کہنے کو خدارا
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

دعوت ہوئی منظور تو خوش خوش وہ گھر آیا
اڑتا ہوا مانند نسیم سحر آیا
زوجہ کی طرف لیکے جو اچھی خبر آیا
گلزار اوسے کلبۂ احزان نظر آیا

شادان ہوئی ایسی خبر خلق نبی سے
پھولی نہ سماتی تھی وہ جامے میں خوشی سے

خود مومن دیندار گیا جانب بازار
سودا وہ لیا مول جو دعوت میں تھا درکار
کی ذبح وہ بز بہر رضامندی غفار
کھانے کے پکانے پہ ہوئی منو سر طیار

آٹا کبھی گوندھا کبھی طبیخ کی خبر لی
آیا جو عرق گود دُر بیض سے بھر لی

کوئی زن ہمسایہ جو وارد ہوئی اُس دم | خواہاں ہوئی شرکت کی کہ محنت ہو نہ کم

بولی کہ بہن کچھ مجھے محنت کا نہیں غم | دل آج مرا بلکہ مشقت سے ہے خرم

تکلیف کچھ اس میں نہیں راحت یہ بڑی ہے
کیا آنچ سے دوزخ کے بھی یہ آنچ کڑی ہے

میں جسکے لیے آج پکاتی ہوں یہ کھانا | محبوب الٰہی اُسے کہتا ہے زمانا

دعوت میں مری آج نظر اُسکو ہے آنا | جسکا در دولت ہے دو عالم کا ٹھکانا

آنسو جو دھوئیں میں ہیں یہی آب و ہوا ہے
گلزار براہیم کی آتش میں فضا ہے

کھانے کے پکانے سے جو حاصل ہوئی فرصت | دالان میں پھر فرش بچھایا پئے دعوت

آنکھوں کو کیا فرش بصد حسن عقیدت | وعدہ تھا جو مومن سے تو وارد ہوئے حضرت

چمکا وہ مکان نور رخ شاہ اُمم سے
گھر مطلع انوار ہوا فیض قدم سے

دعوت کے تردد میں تھے یہ زوجہ و شوہر | اطفال تھے اُنکے جو بہم دو سر شوہر

بازی میں تہ بام کبھی تھے کبھی اوپر | دیکھا تھا ذبیحے کو دم ذبح مکرر

غفلت سے تھے آمادہ اُسی حیوان پہ دونوں
تقلید جو کی کھیل گئے جان پہ دونوں

پھر جا کے جو ڈھونڈھا اونھیں ہاتھ آئیں چھریاں — بارڑھ اونکی اوپر برق کے مانند درخشان
اِک کی تھی چھری اوسکی ہوئی طوق گریبان — اور اوسکی چھری سے یہ ہوا بسمل و بیجان

گہوارہ ہی میں آ کے اجل سو گئے دونون
مذبوح ذبیحے کی طرح ہو گئے دونون

مادر کا محبت سے لہو جوش میں آیا — ڈھونڈھا تو بہت پر کہیں دونونکو نہ پایا
قسمت نے یہ سامان لب بام دکھایا — تڑپی کبھی چھاتی سے کبھی اونکو لگایا

ہر چند سے نالہ کشی ضبط مخل تھا
بیساختہ رو اوٹھی کہ مادر ہی کا دل تھا

پہچان کے زوجہ کی صدا احمد با ایمان — پہونچا جو لب بام تو دیکھا یہ ہر سامان
رونے لگی زوجہ تو کہا اوسنے کہ ہان ہان — چپ چپ کہ پریشان نہو خاطر مہمان

چلا کے اگر تو نے غم دل سے بکا کی
دعوت میں خلل آئیگا محبوب خدا کی

کیا ضبط کیا مونہہ سے نہ اشک کیے پاک — اور آ گئے وہ دونون طرف سید لولاک
دعوت کا جو کھانا تھا پنہا ہو کے فرحناک — ظاہر میں فرحناک تھے باطن میں جگر چاک

خاموش مگر ہاتھون اوچھلتا تھا کلیجا
دونون سے سنبھالے نہ سنبھلتا تھا کلیجا

نازل ہوئے جبرئیل امین حکم خدا سے — دی ختم رسالت کو خبر اونکی قضا سے
حضرت نے کہا مومن با صدق و صفا سے — بیٹونکو بلا وہ بھی تو ہون سیر غذا سے

دیندار نے کی عرض کہ وہ گھر مین نہین ہین
مصروف کسی کھیل مین شاید کہ کہین ہین

ہر چند کیا اوسنے یہ حیلہ یہ بہانا — حضرت نے مگر فرط لطافت سے نہ مانا
ارشاد ہوا مجھکو بتا اونکا ٹھکانا — بے اونکے کھاونگا نکھاونگا مین کھانا

تنہائی مین کھاتو نہین یہ عادت نہین مجھکو
بچے نہون تو کھانے مین لذت نہین مجھکو

محبوب دلارام خدا سے ہین مرے دو — کھانا جو مین کھاتا ہون بلا لیتا ہون انکو
اسوقت مرے ساتھ نہین وہ تو یہی دو — تم اپنے ہی لڑکونکو مرے پاس بلالو

فرزند مرے دونون ترے غنچہ دہن ہین
سمجھونگا مرے پاس حسین اور حسن ہین

کھانا جو کسیطرح سے حضرت نے نہ کھایا — مجبور وہ دیندار ہوا حال سنایا
شہ بولے کہ تو پیچھے سخن لب پہ یہ لایا — جبریل نے پہلے سے یہ سب مجھکو بتایا

اندیشہ کچھ اے مومن دیندار نہین ہے
مردونکا جلانا ہمین دشوار نہین ہے

نام اونکے لیے دی شہ کونین نے آواز | اوٹھو مرے پیارو کہ ہے غم حوصلہ پرداز
بس سو چکے اب خواب سے آنکھونکو کرو باز | جان آگئی دونو مین ہا رے کہتے ہین اعجاز

زندہ ہوے وہ حکم شہ عرش نشین سے
عیسیٰؑ نے بھی دی قم کی صدا چرخ برین سے

ہنستے ہوے کوٹھے سے وہ بچے اوتر آئے | ماں باپ کی آغوش مین لخت جگر آئے
آنکھین ہوئین روشن کہ وہ نور نظر آئے | یاقوت تو معدن سے صدف سے گہر آئے

دن پھر گئے اونکے کرم خیر وراسے
کیا عید محرم مین ہوئی فضل خدا سے

اے اہل عزا اب ہے محل غور کا ہیجا | انپر تو ہوا یہ کرم خسرو والا
امت کا جو مہمان تھا احمدؐ کا نواسا | یعنی کہ حسینؑ ابن علیؑ دلبر زہراؑ

کیا جوع و عطش بھی کہ اندھیرا تھا نظر مین
مہمانون کی دعوت تھی یہ جا اونکے گھر مین

شبیرؑ کے فرزند جو تھے اکبرؑ و اصغرؑ | یہ تیر وہ نیزے سے ہوا مرد تڑپ کر
اوس روز جو ہوتے شہ کونین پیمبرؐ | کرتے لب جانبخش سے زندہ وہ مقرر

مجروح جگر بانوے دلگیر نہ ہوتی
غش لاشون پہ شبیرؑ کی ہمشیر نہ ہوتی

یاں تک تو روایت کا بیان کلک نے لکھا — منظور ہے اب حالِ وفاتِ شہِ وا
انجامِ بشر مرگ ہے فانی ہے یہ دنیا — کوئی نہ زمانے میں رہا ہے نہ رہے گ

کیا جانے کوئی کونسی رحلت کی گھڑی ہے
کھینچے ہوئے تلوار اجل سر پہ کھڑی ہے

جسکے لیے اللہ نے کی خلقتِ عالم — جاتا ہے زمانے سے وہ فخرِ بنی آ
ایسا جو پیمبر ہے سے خاک جبیں ہم — سچ ہے یہ مہینا بھی محرم سے نہیں

ہر گھر میں ہو سامان عزا غم میں نبی کے
دیندار سیہ پوش ہوں ماتم میں نبی کے

لازم ہے کہ دیندار کریں چاک گریباں — اٹھتا ہے وہ دنیا سے جو ہے باعثِ ا
امت سے ہوا اب رخصت پیمبر ذیشان — اس داغ کا مرہم ہے نہ اس درد کا درما

صدمہ سا ہے صدمہ دل جبرئیل امین پر
نزدیک ہے افلاک گریں پھٹ کے زمیں پر

ہر بحر میں اک شور ہے فریاد و بکا کا — ہر دشت میں ہنگامہ بپا روز جز
سامان مدینے میں ہے حضرت کی عزا کا — سکتے میں ہے خلق کہ حج ہے محبوبِ خد

یا رب یہ خزاں آئی ہے گلزار پہ کیسی
چھائی ہے اداسی در و دیوار پہ کیسی

بیمار وہ خود ہی جو مسیحائے زمان ہی
توٹا ہی جو ایمان کی سب تاب و توان ہی
گلشن کرم و جود کا پامال خزان ہی
وہ باغ اُجڑتا ہی کہ جو رشک جنان ہی
آثار قیامت کے ہین اب ارض و سما مین
تاریک جہان ہی نظرِ اہلِ وفا مین

انوار نبوت سے جہان ہوتا ہی خالی
عشاق نبی ہوتے ہین بے وارث و والی
کفار کے اشرار کے چہرون پہ بحالی
اصحاب پہ انصار پہ رات آتی ہی کالی
برپا ہی تلاطم حرم شاہ عرب مین
خورشید چھپا چاہتا ہی پردۂ شب مین

جاتا ہی وہ اب بیوہ زنونکا جو شوہر
اُٹھتا ہی یتیمون کا پدر واسطے مرقد
اب کون ماتے مین ہی مسکینون کا یاور
لو ٹوٹتی ہی آن غریبون پہ محشر
صد حیف نبی زینت پیرایۂ رحمت
دردا سرِ امت سے اُٹھا سایۂ رحمت

لکھا ہی کہ ہجرت کا ہوا سال جو دہ دان
حج کرکے پھرے مکے سے وہ سید ذیشان
اک درد اوٹھا سر مین ہوا حال پریشان
تپ کی یہ شدت کہ [illegible] بیان
صدمہ تھا عجب طرح کا سلطان زمن پر
کیا تاب تھی رکھدے جو کوئی ہاتھ بدن پر

مسجد کیطرف آپ اُسی حالمین آئے
رخصت کا سخن سب سے لب پاک پہ لائے
ہر سو سے فراہم ہوے سب اپنے پرائے
کیا کیا گلے پاس سے حضرت نے سنائے
تکیہ تھا انھین خالق عالم کی رضا پر
چھوڑا حرم و آل کو امت کو خدا پر

دو روز تو جبریل نے کی شہ کی عیادت
اور تیسرے دن آکے کہا ہے دم رحلت
پوچھا ہے مزاج آپ کا اللہ نے حضرت
آئے ہین ملک الموت جو دین آپ اجازت
منظور شفا ہو تو نہین دیر شفا مین
ہون زیب فزا ورنہ ادب گاہ خدا مین

حضرت نے کہا مین ہون فقط تابع فرمان
بولے ملک الموت سے پھر وہ شہ ذیشان
میری وہ رضا ہے جو رضامند ہے رحمان
ہان کام کر اپنا کہ یہ مشکل بھی ہو آسان
جنت کو گئے چھوڑ دیا دار فنا کو
آباد کیا آپ نے اقلیم بقا کو

تھے نور خدا نور خدا مین ہوے شامل
کیا راہ تھی طے کرتے ہی وان مل گئی منزل
کیا مرتبہ قرب ہوا آپ کو حاصل
نقطے کیطرح دائرے مین ہو گئے داخل
ممکن نہین اب موج جدا ہو لب جو سے
کیا رنگ ملا رنگ مین بو مل گئی بو سے

ولہائے زنان نبی ہاشم تہ و بالا — کرتی تھی کوئی آہ کسی لب پہ تھا نالا
سبطین کا باقی نہ رہا پالنے والا — کہتی تھی کہ جو مرضیٔ اللہ تعالےٰ

بہتی ہوئی غربت پہ بڑی رنج و تعب کی
خاتون قیامت پہ یتیمی کی شب آئی

قربانی تھیں وارثے کہ دیکھو یہی حالت — پیوند زمین ہیں تمہیں درد سر ہے حضرت
بچوں سے عزیز تمکو نہایت تھی محبت — اسوقت نہیں ہوتی ہے کیوں انپہ عنایت

مجھ ماں سے یہ روٹھے ہیں بناتے نہیں انکو
اب سینۂ اقدس سے لگاتے نہیں انکو

بھوکے یہ ہوئے ہیں انہیں کچھ لاکے کھلاؤ — پیاسے ہیں نہایت انہیں پانی تو پلاؤ
چہرے سے ذرا گوشۂ چادر تو ہٹاؤ — ہاتھوں میں یہ پھیلاتے ہیں منہ انکو دکھاؤ

ہیں خاک بسر گرد میں یہ چاند اٹے ہیں
منہ لال طمانچوں سے ہیں کچھ ستے بھی پڑے ہیں

ہر ایک محل میں تھا بپا شورش محشر — بالوں کو پریشان کیے کھولدیے سر
چہرے پہ ملی خاک نہایت ہوئیں مضطر — اتنا بھی نہیں ہوش کہ کب گر گئی چادر

آفت کی قیامت کی مصیبت کی گھڑی تھی
جو بی بی بھی سامنے کھڑی غش میں پڑی تھی

تھی بزم یہ خوش تین کہ جہان ہوگیا خالی
افسوس کہ ہم ہوگئے بے وارث و والی
سامان رنڈاپے کا ہوا کیسی بحالی
آئی ہے فقیری کفنی پہننے کالی

کیا دیکھی خطا ہم سے کہ منہ موڑ گئے تم
اتنا تو کہو کس پہ ہمین چھوڑ گئے تم

اصحاب کے نالون سے ہوا حشر نمایان
عمامے گرے سر سے کیے چاک گریبان
محراب کی رونق گئی مسجد ہوئی ویران
بے وارث و والی ہوئے جتنے تھے مسلمان

تھا ہوش کسیکو نہ غم سے خبر شہر سے
دیوار سے ٹکراتے تھے سر کو کبھی در سے

دریا تھا ہر اک دیدہ نمناک سے جاری
تا عرش گیا غلغلہ نالہ و زاری
کہتے تھے کہ دم بھر ہمین اب زیست ہے بھاری
جی جائین ہم آجائے اگر موت ہماری

اے کاش کرین ہم بھی سفر ملک بقا کا
دامن نہ چھٹے ہاتھ سے محبوب خدا کا

خاموش امیر اب کہ نہین طول کا ہنگام
کافی ہے یہی تذکرہ شاہ خوش انجام
خالق سے دعا مانگ کہ یا خالق علام
دنیا مین بھی عقبی مین بھی سب میسر ہین کام

تا زیست رہون الفت محبوب خدا مین
دم نکلے مرا ختم رسالت کی ولا مین

مانگون جو دعا ہو وہ اجابت سے ہم آغوش
جبتک مین جیون ہون ترے ذکر سے نہ خاموش

جو بار مرے سر پہ ہین کر سب سے سبکدوش
محشر مین جو اوٹھون تو ترے عشق کا ہو جوش

محبوب کا مداح لقب حشر مین پاؤن
جو کچھ نہ یہان پاؤن وہ سب حشر مین پاؤن

یارب مرے محسن مرے مالک مرے آقا
یارب مرے استاد و تلامیذ و احبا

یارب مرے مان باپ بہن بھائی تنسا
یارب مرے اہل اور عیال اور اعزا

سب بخشدیے جائین نہو ایک سے پرسش
کچھ بد سے نہ پرسش ہو نہ کچھ نیک سے پرسش

زندان مصیبت سے چھڑا حشر مین سبکو
دیدار میسر ہو ترا حشر مین سبکو

آئے تری رحمت کی ہوا حشر مین سبکو
یہ جام عنایت ہو عطا حشر مین سبکو

مقبول ہون یارب مری جتنی ہین دعائین
آگے تری رحمت کے یہ کتنی ہین دعائین

تمت

اشتہار

فہرست کتب معروف درسی وغیرہ

میلاد شریف شہید	میلاد شریف جدید	میلاد بہاریہ	میلاد بہار جنت	خدا کی رحمت	تاریخ حبیب آلہ
گلزار نجات	گلزار جنت	میلاد نور ایمان	دوازدہ مجلس	مولود شریف نظم	راحت القلوب
میلاد محمدی ص	فیض القلوب	مولود برزنجی	مدح مرغوب	شبیہ احمدی	مہر نبوت
تحفہ درود	وفات نامہ	مولود شریف عشقیہ	میلاد مصطفوی	نسب نامہ رسول مقبول	نور نامہ
معراج نامہ	محامد خاتم النبیین	خمسہ محمدیہ	سرور القلوب	منہاج النبوت	معارج النبوت
شمائل نامہ	ناصر العشاق	معجزہ شق القمر	قصہ حضرت بلال	قصہ دائی حلیمہ	دیوان لطف
قصائد نعتیہ	مناجات کلمہ	نسخہ تعلیمیہ	احمد خدائی	مثنوی بو علی قلندر	بہرام گور
فسانہ عجائب	شگوفہ محبت	گلشن جانفزا	قصہ شاہ روم	نورتن	صبح کا ستارہ
قیامت نامہ	معراج نامہ	نور نامہ	وفات نامہ	عہد نامہ	چہل رسالہ
چہل حدیث	حزب البحر	طوطا کہانی	لیلیٰ مجنون	کریم اللغات	برہان قاطع
صراح	منتخب اللغات	طب اکبر اردو	زبدۃ الحکمۃ	قانونچہ	مفید الاجسام
تشریح الاجسام	ہدایۃ الاطبا	طب اکبر فارسی	انباۃ الاستماد و الاسماع بمالیتلذ بہ الاسماع	رجوم الشیاطین	تردید کذاب
مسکت لامذہبان	آیات بینات	درود تاج	درود اکبر	ظفر جلیل شرح حصن حصین	مشارق الانوار
دلائل الخیرات	فتح الاسلام	مثنوی مولانا روم	قائم نامہ	نیرنگ تقدیر	پنجسورہ مترجم
ریاض العارفین	وزیر نامہ	تاریخ بھوپال	مصدر فیوض	بہار عجم	بلقیس سلیمان
جامع التفاسیر	تفسیر سعد ریوسفی	صواعق محرقہ	منقبت حضرت علی	کہتر الشہادتین	خزائن العرفان

اخلاق محسنی	ذکر الشہادتین	شرح بوستان	کافیہ	شرح ملاجامی	ضریری
زنجانی	مصباح	قال اقول	لاحسن	الفیہ	عجائب المخلوقات
عجائب القصص	احسن القواعد	مسدس حالی	دیوان شمس تبریز	دیوان عبیدی	دیوان محسن
دیوان سید	دیوان غالب	دیوان منیر	واسوخت قلق	کلیات منیر	دیوان آتش
دیوان ناسخ	دیوان حافظ	دیوان ذوق	کلیات شاہ تراب	کلیات خاقانی	کلیات سعدی
کلیات جامی	کلیات خسرو	کلیات صائب	کلیات حزین	کلیات نظیری	کلیات ظفر
دیوان انوری	دیوان شہید	دیوان نسیم	دیوان خواجہ وزیر	واسوخت امانت	[illegible] بہار
مقیمان	خالق باری	آمدنامہ	دستور الصبیان	انشاء فائق	انشاء خلیفہ
انشاء مادہورام	انشاء بہار عجم	گلستان	بوستان	یوسف زلیخا	سکندر نامہ
بہار دانش	ابوالفضل	انوار سہیلی	انشاء دلکشا	خرد افروز	انشاء عجیب
پنج رقعہ	محمود نامہ	[illegible]	میزان منشعب	عطائی نامہ	طاہر وحید
رسائل طغرا	قصائد عرفی	آرائش محفل	غیاث اللغات	توبۃ النصوح	کاشف اسرار خواب
مراۃ العروس	تعبیر الرویا	بنات النعش	دیوان درد	دیوان ناصر علی	نام حق

سوا انکی اور بھی ہر قسم کی کتابیں مطبع میں موجود ہیں اور ہر قسم کا کام مطبع میں طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائشکو خط وکتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے -

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان - ماہ فروری سنہ ۱۸۸۴ع